

امام مہدی (عج) قرآن و حدیث کی روشنی میں

<?xml encoding="UTF-8">

قرآن کریم، الہی معارف کا نایاب اور ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والی حکمتوں اور انسان کے لئے ضروری علم کا بہتا دریا ہے، یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام تر صداقت اور سچائی ہے جس میں گزشتہ اور آئندہ کی خبروں کو بیان کیا گیا ہے اور کسی بھی حقیقت کو بیان کئے بغیر نہیں چھوڑا ہے۔ اگرچہ یہ بات روشن ہے کہ دنیا کے بہت سے ظریف حقائق الہی آیات میں پوشیدہ ہیں،

الف: قرآن کریم کی روشنی میں

قرآن کریم، الہی معارف کا نایاب اور ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والی حکمتوں اور انسان کے لئے ضروری علم کا بہتا دریا ہے، یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام تر صداقت اور سچائی ہے جس میں گزشتہ اور آئندہ کی خبروں کو بیان کیا گیا ہے اور کسی بھی حقیقت کو بیان کئے بغیر نہیں چھوڑا ہے۔ اگرچہ یہ بات روشن ہے کہ دنیا کے بہت سے ظریف حقائق الہی آیات میں پوشیدہ ہیں، اور صرف وہی حضرات ان واقعات کی حقیقت تک پہنچتے ہیں جو قرآن کی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں، اور وہ قرآن کریم کے حقیقی اہل اور مفسر قرآن یعنی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور آپ کی آل پاک ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کا قیام اور انقلاب اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جس کے بارے میں قرآن کریم کی متعدد آیات اور ان آیات کی تفسیر میں بیان ہونے والی بہت سی روایات میں اشارہ ہوا ہے، ہم یہاں پر چند نمونے پیش کرتے ہیں:

سورہ انبیاء آیت ۱۰۵/ میں ارشاد ہوتا ہے:

”اور ہم نے ذکر کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ہے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”زمین کو ارث میں لینے والوں سے مراد نیک اور صالح بندے ہیں، جو امام مہدی علیہ السلام اور ان کے ناصر و مددگار ہیں۔“ [1]

اسی طرح سورہ قصص آیت ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

> وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ -

”اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کے وارث قرار دیدیں۔“

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

”(مستضعفین) سے مراد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی آل ہے، خداوند عالم کوشش اور پریشانیوں

کے بعد اس خاندان کے ”مہدی“ کے ذریعہ انقلاب برپا کرائے گا اور ان کو اقتدار اور شکوہ و عظمت کی اوج پر پہنچادے گا نیز ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کردے گا۔“([2])

اسی طرح سورہ ہود آیت ۸۶ میں ارشاد ہوا ہے:

”اللہ کی طرف کا ذخیرہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو۔۔۔“۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”جس وقت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے خانہ کعبہ کی دیوار سے تکیہ لگا ئیں گے اور سب سے پہلے اسی آیت کی تلاوت فرمائیں گے اور اس کے بعد فرمائیں گے: **أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَ خَلِيفَتُهُ وَ حُجَّتُهُ عَلَيَّكُمْ**“ میں زمین پر ”بقیۃ اللہ ، اس کا جانشین، اور تم پر اس کی حجت ہوں۔ پس جو شخص بھی آپ کو سلام کرے گا تو اس طرح کہے گا: **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ**“([3])

اور سورہ حدید آیت ۱۷ / میں ارشاد ہوتا ہے:

”یاد رکھو کہ خدا مردہ زمینوں کا زندہ کرنے والا ہے اور ہم نے تمام نشانیوں کو واضح کر کے بیان کر دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لے سکو۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مراد یہ ہے کہ خداوندعالم زمین کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کی عدالت کے ذریعہ زمین کو زندہ فرمائے گا جو گمراہ حکام کے ظلم و ستم کی وجہ سے مردہ ہوچکی ہوگی۔“([4])

ب: روایات کی روشنی میں

حضرت امام مہدی (عج) کے سلسلہ میں بہت سی روایات ہمارے پاس موجود ہیں، اور یہ روایات اس طرح ہیں جن میں امام مہدی علیہ السلام کی زندگی کے مختلف حصوں پر الگ الگ روایات ائمہ علیہم السلام کے ذریعہ بیان ہوئی ہیں، جیسے آپ کی ولادت، بچپن کا زمانہ، غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ، ظہور کی نشانیاں، ظہور کا زمانہ، عالمی حکومت۔ چنانچہ امام مہدی علیہ السلام کی ظاہری اور اخلاقی خصوصیات، غیبت کا زمانہ اور ان کے ظہور کے منتظرین کی جزا اور ثواب کے بارے میں بہت اہم روایات موجود ہیں، قابل توجہ بات یہ ہے کہ ان میں سے متعدد روایات شیعہ کتابوں میں بھی بیان ہوئی ہیں اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی، اور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت زیادہ روایات ”متواتر“([5]) ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ تمام ہی معصومین علیہم السلام نے آپ کے بارے میں بہترین کلمات ارشاد فرمائے ہیں جو واقعاً علم و آگاہی کا مجموعہ ہے، جن میں عدالت کے اس علمبردار کے قیام اور انقلاب کی حکایت ہوئی ہے۔ ہم یہاں پر ہر معصوم سے ایک ایک حدیث بیان کرنا بہتر سمجھتے ہیں:

پیغمبر اکرم: صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”خوش نصیب ہے وہ لوگ جو مہدی (علیہ السلام) کی زیارت کریں گے، اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے محبت کرتا ہوگا، اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان کی امامت کو مانتا ہو۔“([6])

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

”(آل محمد) کے ظہور کے منتظر رہو، اور خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک کہ خداوندعالم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کام ”ظہور کا انتظار“ ہے۔“ ([7])

لوح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ([8]) میں بیان ہوا ہے:

”... اس کے بعد اپنی رحمت کی وجہ سے اوصیاء کا سلسلہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ارجمند پر مکمل کردوں گا؛ جو موسیٰ کا کمال، عیسیٰ کا شکوہ اور جناب ایوب کا صبر رکھتا ہوگا۔“ ([9])

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ایک روایت کے ضمن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد پیش آنے والے بعض حوادث کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خداوندعالم آخر الزمان میں ایک قائم کو بھیجے گا ... اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد کرے گا، اور ان کے ناصروں کی حفاظت کرے گا۔ اور اس کو تمام زمین پر رہنے والوں پر غالب کرے گا۔ وہ زمین کو عدالت، نور اور آشکار دلیلوں سے بھر دے گا۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ کو درک کرے اور ان کی اطاعت کرے“ ([10])

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

”... خداوندعالم اس (امام مہدی علیہ السلام) کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ اور آباد کر دے گا، اور اس کے ذریعہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا، اگرچہ یہ بات مشرکین کو اچھی نہ لگے۔ وہ غیبت اختیار کرے گا جس میں ایک گروہ دین سے گمراہ ہو جائے گا اور ایک گروہ دین (حق) پر قائم رہے گا۔ بے شک جو شخص ان کی غیبت کے زمانہ میں پریشانیوں اور جھٹلائے جانے کی بنا پر صبر کرے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی رکاب میں تلوار سے جہاد کیا ہو۔“ ([11])

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا:

”جو شخص قائم آل محمد کی غیبت کے زمانہ میں ہمارے مودت اور دوستی پر ثابت قدم رہے خداوندعالم اس کو شہدائے بدر و احد کے ہزار شہیدوں کے برابر ثواب عنایت فرمائے گا۔“ ([12])

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”ایک زمانہ وہ آئے گا کہ جب لوگوں کا امام غائب ہوگا، پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زمانہ میں ہماری ولایت پر ثابت قدم رہے۔“ ([13])

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ ہوگی۔“ ([14])

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

”امام (مہدی علیہ السلام) لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے گا لیکن مومنین کے دلوں میں ان کی یاد تازہ رہے گی۔“ ([15])

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”جس وقت (امام مہدی علیہ السلام) قیام کریں گے تو ان کے (وجود کے) نور سے زمین روشن ہو جائے گی، اور وہ لوگوں کے درمیان حق و عدالت کی ترازو قرار دیں گے اور اس موقع پر کوئی کسی پر ظلم و ستم نہیں کرے گا۔“ ([16])

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:

”قائم آل محمد کی غیبت کے زمانہ میں (مومنین کو) ان کے ظہور کا انتظار کرنا چاہئے اور جب وہ ظہور اور قیام کریں تو ان کی اطاعت کرنا چاہئے۔“ ([17])

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

”میرے بعد میرا فرزند حسن (عسکری) امام ہوگا اور ان کے بعد ان کا فرزند ”قائم“ امام ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ ([18])

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

”اس خدائے وحدہ لاشریک کا شکر ہے جس نے میری زندگی میں مجھے جانشین عطا کر دیا، وہ خلقت اور اخلاق کے لحاظ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔“ ([19])

[1] تفسیر قمی، ج ۲، ص ۵۲۔

[2] غیبت طوسی علیہ الرحمہ، ج ۱۲۳، ص ۱۸۲۔

[3] کمال الدین، ج ۱، باب ۳۲، ح ۱۶، ص ۶۰۳۔

[4] غیبت نعمانی، ص ۳۲۔

[5] متواتر ان احادیث کو کہا جاتا ہے جس کے راوی تمام سلسلہ روایت میں اس قدر کثرت سے زیادہ ہوں کہ ان کا کذب پر اتفاق کرنا نا ممکن ہو۔

[6] بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۰۹۔

[7] بحار الانوار ج ۵۲، ص ۱۲۳۔

[8] مذکورہ روایت میں بیان ہوا ہے کہ جابر ابن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و

آلہ و سلم کے زمانہ میں ولادت امام حسین علیہ السلام کے موقع پر مبارکباد پیش کرنے کے لئے حضرت فاطمہ

علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، چنانچہ بی بی دو عالم کے ہاتھوں میں ایک سبز رنگ کا ایک لوح

(صفحہ) دیکھی، جس میں سورج کی طرح چمکتی ہوئی تحریر دیکھی، میں نے عرض کی: یہ لوح کیسی ہے؟

فرمایا: اس لوح کو خداوند عالم نے اپنے رسول کو تحفہ دیا ہے، اس میں میرے پدر بزرگوار، میرے شوہر، دونوں

بیٹوں اور ان کے بعد ہونے والے جانشین کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یہ لوح

مجھے عطا کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ میرا دل خوش و خرم رہے۔

[9] کمال الدین، ج ۱، باب ۲۸، ح ۱، ص ۵۶۹۔

[10] احتجاج، ج ۲، ص ۷۰۔

[11] کمال الدین، ج ۱، باب ۳۰، ح ۳، ص ۵۸۴۔

[12] کمال الدین، ج ۱، باب ۳۱، ص ۵۹۲۔

[13] کمال الدین، ج ۱، باب ۳۲، ح ۱۵، ص ۶۰۲۔

[14] غیبت نعمانی، باب ۱۰، فصل ۴، ص ۱۷۶۔

[15] غیبت نعمانی، باب ۳۴، ح ۶، ص ۵۷۔

[16] غیبت نعمانی، باب ۳۵، ح ۶۵، ص ۶۰۔

[17] غيبت نعماني، باب ٣٦، ح ١، ص ٧٠.

[18] غيبت نعماني، باب ٣٧، ح ١٠، ص ٩٧.

[19] غيبت نعماني، باب ٣٧، ح ٧، ص ١١٨.